سبق
07

حصہ سوم
پاکستان کے وسائل اور اقتصادی ترقی

آبادی کا ڈھانچہ اور نمو

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پاکستان میں ہونے والی آبادیاتی تبدیلیوں کا تجزیہ کرنا۔ خاص طور پر آبادی میں اضافے، کثافت اور ساخت کے لحاظ سے (ڈیموگرافک ٹرانزیشن، ماڈل اور آبادی کے اہرام کا استعمال کرتے ہوئے) شماریاتی رجحانات میں خلل ڈالنے اور مختلف سماجی مذہبی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی عوامل پر غور کرنا جو آبادی میں پائیداری کا باعث ہیں۔
- شہری اور موسمی ہجرت کے کار آمد عوامل اورآبادی کی تقسیم پر ان کے اثر ورسوخ کا تجزیہ کرنا جبکہ ان کے نتیجے میں جغرافیائی اور سماجی اقتصادی رکاوٹوں کو تسلیم کر سکیں۔
- پاکستان میں نوجوانوں اور منحصر آبادی کے مسائل اور انسانی وسائل کی پائیدار ترقی کے اقدامات کی نشاندہی کرتے ہوئے اس مسئلے کو حل کرنے میں حکومت / این جی اوز کے کردار کا جائزہ لیں۔

آبادی کی کثافت

آبادی کی کثافت کسی علاقے کی فی مربع کلومیٹر یونٹ رہنے والے لوگوں کی تعداد ہے۔ آبادی کی کثافت کا حساب لگانے کے لیے استعمال ہونے والا فارمولا کل (ملک کی آبادی) / (کل رقبہ ملک) = کثافت پاکستان اپنی آبادی کے لحاظ سے بالترتیب چین، بھارت، امریکہ اور انڈونیشیا کے بعد دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ 1947 میں مغربی پاکستان کی آبادی 32.7 ملین تھا جو 2017 کی مردم شماری میں 260.88 / مربع کلومیٹر (پاکستان بیورو آف سٹیٹسٹکس) کی کثافت کے ساتھ بڑھ کر 207.68 ملین ہو گیا۔ 2023 کی مردم شماری میں آبادی 2023 میں بڑھ کر 241.49 ملین ہو گئی ہے جس کی کثافت آبادی 302.08 / مربع کلومیٹر ہے۔

سال 2017 اور 2023 کی مردم شماری کے اشارے۔

ٹیبل ا۔ آبادی کے اشارے

	2017	2023
آبادی (ملین میں)	207.68	241.49
دیہی آبادی کی فی صد	64	61.18
شہری آبادی کی فی صد	36	38.82
مردانہ آبادی کی فی صد۔	51.2	50.4
خواتین کی آبادی کی فی صد	48.8	49.6
آبادی کی کثافت / مربع کلومیٹر	260.88	302.08
آبادی کے بڑھنے کی شرح	2.40	2.55
حد عمر	66.82 سال	67.79 سال

(ذریعہ: پاکستان بیورو آف اسٹیٹکس pbs.gov.pk)

آبادی کی اعلیٰ کثافت کی وجوہات

کثافت میں اضافہ نہ صرف شرح پیدائش یا کم شرح اموات کی وجہ سے ہے بلکہ لوگوں کی متوقع عمر میں اضافے کی وجہ سے بھی ہے۔ یہ بڑھتا ہوا رجحان بہتر حفظان صحت، بہتر صحت کی دیکھ بھال اور بہتر طرز زندگی کے بارے میں آگاہی کی وجہ سے ہے۔ متوقع عمر کا مطلب ہے کسی خاص مدت کے لیے کسی ملک کے فرد کی متوقع اوسط عمر۔ سال 2017 میں پاکستان کی متوقع 66.82 سال تھی۔ جو 2023 میں بڑھ کر 67.79 سال ہو گئی۔

کسی ملک کی کثافت کا براہ راست تعلق آبادی میں اضافے سے ہے۔ قدرتی عوامل اس مسئلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر شمال میں بلند پہاڑ، پانی کی کمی اور ناہموار علاقہ بنیادی وسائل کی کمی کی وجہ سے بلوچستان اور سندھ کی صحرائی علاقوں میں آبادی کی کثافت کم ہے۔ لوگ روزگار کے لیے زراعت پر عمل کرتے ہیں یا خانہ بدوش چرواہے بڑے خاندان رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس سے ان علاقوں کی آبادی کی کثافت بڑھ جاتی ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔

لوگ زیادہ تر چھوٹے خاندانوں کے فوائد کو نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ آبادی کے ساتھ ساتھ ملک کی آبادی کی کثافت میں اضافہ کرتے ہوئے اپنے روایتی طرز زندگی کی پیروی کرتے ہیں۔

آبادی میں اضافے کی درجہ بندی۔

آبادی کی شرح نمو کا تعین شرح پیدائش، شرح اموات اور کسی ملک کے لوگوں کی ایک مخصوص مدت کے لیے ہجرت سے ہوتا ہے۔

ا۔ ڈیموگراف (آبادیاتی منتقلی)

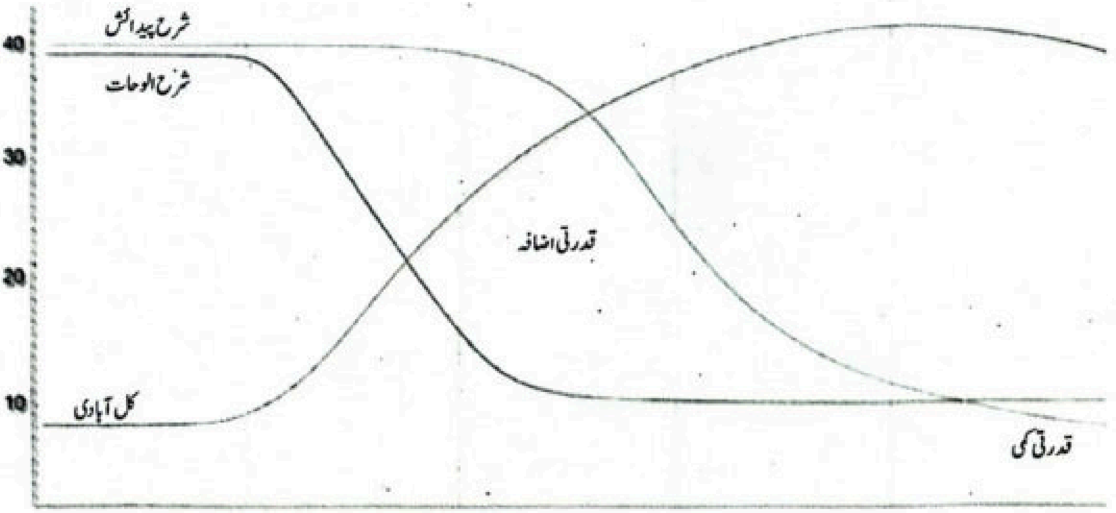

	Stage 1	Stage 2	Stage 3	Stage 4	Stage 5
شرح پیدائش	بلند	بلند	گرتی ہوئی	کم	بہت کم
شرح الوحات	بلند	تیزی سے گرنا	کم رفتار سے گرنا	کم	کم
Natural increase	Stable or slow increase	Very rapid increase	Increase slows down	Stable or slow increase	Stable or slow decrease

ڈیموگرافک آبادیاتی منتقلی کا نظریہ بتاتا ہے کہ آبادی ایک متوقع 5 مرحلے کے ماڈل کے ساتھ بڑھتی ہے۔

مرحلہ نمبر ا: پری صنعتی معاشرہ: شرح پیدائش اور شرح اموات دونوں زیادہ ہیں اور تقریباً توازن میں ہیں اور آبادی میں اضافہ سست روی کا شکار ہے۔ کھیتی باڑی بنیادی پیشہ ہے۔ زیادہ شرح پیدائش زراعت میں بہت سے بچوں کی ضروریات کی وجہ سے ہے۔ زیادہ اموات کی شرح ناقص طبی سہولیات، صفائی ستھرائی اور خوراک کا نتیجہ ہے۔

مرحلہ نمبر ۲: پیدائش کی شرح اب بھی زیادہ ہے لیکن بہتر طبی سہولیات، صفائی ستھرائی اور خوراک کی وجہ سے شرح اموات کم ہو جاتی ہے۔

مرحلہ نمبر ۳: معاشی، خوراک، صحت اور صفائی ستھرائی میں بہتری آجانے کی وجہ سے شرح اموات میں کمی واقع ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی، خواتین کی تعلیم، گورنمنٹ اور این جی اوز کے منصوبوں جیسے چھوٹے خاندان، بہتر تعلیم، دیر سے شادی کرنا اور اعلیٰ معیار زندگی کے حصول کی کوشش میں شرح پیدائش کم ہو رہی ہے۔

مرحلہ نمبر ۴: جہاں موت اور پیدائش دونوں بتدریج کم ہیں وہ ملک ایک مثالی جگہ ہے۔ مثال کے طور پر ارجنٹائن، آسٹریلیا، چین، برازیل زیادہ تر یورپ اور امریکہ۔

مرحلہ نمبر ۵: دونوں شرحیں نسبتاً کم ہیں اور شرح اموات شرح پیدائش سے زیادہ ہے۔ لیکن کل آبادی اب بھی زیادہ ہے اور متوقع عمر سے زیادہ ہونے کی وجہ سے کمی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔

۲۔ آبادی کا اہرام

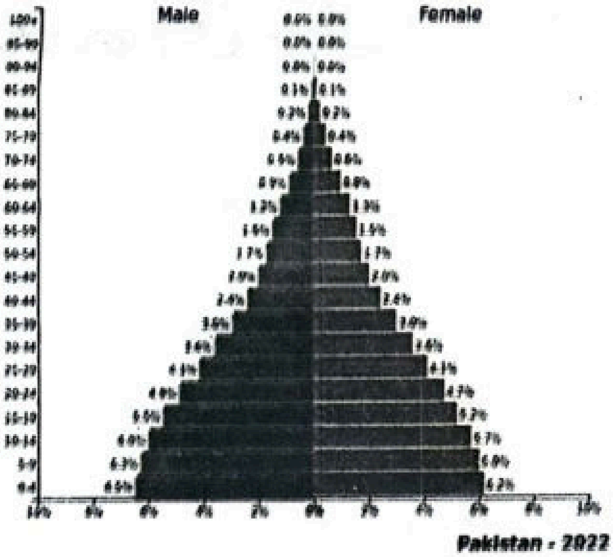

آبادی کا ڈھانچہ مرد اور خواتین اور مختلف عمر کے گروپوں کا فیصد ہے جو آبادی کے اہرام کے ذریعے دکھایا گیا ہے۔

جیسا کہ اعداد و شمار میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ شرح پیدائش کی شرح اموات، مرد اور خواتین کی آبادی کے مختلف عمر کے گروپوں اور نقل مکانی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ابتدائی سالوں سے 10 سال تک منحصر آبادی، 14 سال سے 60 سال تک کے فعال گروپوں کو لیبر فورس بھی کہا جاتا ہے۔ 60 سال سے زائد عمر کے گروپ کو متحرک گروپ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آبادی کے رجحانات کی آبادی کے اہرام کے ذریعے عکاسی

۱۴ سال سے کم: پاکستان کی آبادی کی شرح پیدائش 1998 میں 2.6 فی صد کم ہو کر 2017 میں 2.4 فی صد رہ گئی تھی جو کہ ابتدائی گروپ میں انحصار کے کم تناسب کو ظاہر کرتا ہے۔

60-14 سال فعال لیبر فورس کا ایک بڑا گروپ ہے۔ حکومت ملک کی ترقی کے لیے اپنے مثبت کام کے منصوبے کو آسان کرنے کے لیے منصوبہ بندی کر سکتی ہے۔ بہتر تکنیکی تعلیم کو پرائمری، ثانوی اور تیسرے درجے کی سرگرمیوں کے درمیان تناسب کو بہتر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا جا سکتا ہے۔ سال 2017 کے مطابق 18-44 فی صد لوگ پرائمری شعبہ میں تھے۔ زراعت، ماہی گیری اور کان کنی میں ملازم تھے۔ ثانوی شعبوں میں 25 فی صد ملازم تھے۔ جن میں صنعت اور مشین سے بنی ہوئی معیاری مصنوعات جن میں ملکی اور غیر ملکی منڈیاں مثال کے طور پر، ٹیکسٹائل، سیمنٹ، چینی اور بہت کچھ تیسرے درجے کے شعبے میں 37 فی صد بشمول خدمات جیسے بینکنگ، انشورنس، صحت کی دیکھ بھال اور تدریس وغیرہ بھی شامل ہیں۔

60 سال سے زیادہ صحت کی دیکھ بھال کے لیے بہتر خوراک اور صحت مند طرز زندگی کے مطالبہ کرتے ہوئے اضافہ ہو رہا ہے۔

حکومت اور این جی اوز قابل اور اہل نوجوانوں اور بوڑھے لوگوں کے لیے رضاکارانہ طور پر منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ اور انکی مشاورت کر سکتے ہیں۔ سیاسی استحکام کے بغیر مختلف منصوبوں کی کوئی ترقی نہیں ہو سکتی اس لیے ملک میں روزگار کے مواقع میں کمی، بے روزگاری اور نقل مکانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

آبادی میں اضافے کی وجوہات

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جو زیادہ تر کھیتی باڑی کے طریقوں پر عمل پیرا ہے۔ لوگ کرائے کی مزدوری پر توجہ دینے کے بجائے کھیتوں میں کام کرنے کے لیے بڑے خاندان رکھنا پسند کرتے ہیں۔ وہ بڑے خاندانوں کے مسائل سے واقف نہیں ہیں۔ وہ قدیم طرز زندگی کی وجہ سے کم عمری کی شادیوں پر یقین رکھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانی ضروریات کو پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وہ یہ بھی مانتا ہے کہ دو ہاتھ آسانی سے ایک بھوکے انسان کو کھانا کھلانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ وہ خاندانی منصوبہ بندی کے نظام کی ضرورت پر یقین نہیں رکھتے۔

لوگ مزید بیٹوں کی پیدائش چاہتے ہیں کیونکہ وہ انہیں معاشی مدد سمجھتے ہیں۔ بہت سے لوگ غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیجتے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام لوگوں کو چھوٹے خاندان رکھنے کی ترغیب دینے کے لیے کافی قائل نہیں ہیں۔ ان فلاحی پروگراموں میں بار بار تبدیلیوں کی وجہ سے بھی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

حکومتی پالیسیاں: بہتر طبی سہولیات اور بہتر حفظان صحت کی وجہ سے اموات کی شرح کم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ ملک میں آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان کی معیشت اور ترقی پر آبادی میں اضافے کے اثرات

پاکستان کی معیشت اور ترقی پر آبادی میں اضافے کے اثرات خوراک کے پانی کی کمی اور عوام کی بنیادی ضروریات ہیں۔ ملک عوام کی ضرورت کے مطابق مہارت پر مبنی معیاری تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ملک کو اپنی درآمد میں اضافہ کرنا ہوگا۔ لوگ بہت سے اہم ترقیاتی منصوبے تاخیر کا شکار ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشی ترقی سست ہو رہی ہے۔ آبادی میں اضافہ بھی بے روزگاری اور چائلڈ لیبر میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی ملک میں افراط زر کو بھی متاثر کرتی ہے۔ کیونکہ ایک بڑی آبادی کی بڑھتی ہوئی مانگ دستیاب وسائل پر دباؤ ڈالتی ہے۔ اس طرح قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔

ہجرت

ہجرت بڑے پیمانے پر لوگوں کی ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں اکثر نقل و حرکت ہے۔ پاکستان میں دیہی، شہری آبادی بڑھ رہی ہے۔ لوگ عام طور پر گاؤں سے شہروں کی طرف جاتے ہیں۔ یہ وسائل اور طرز زندگی کے فرق کی وجہ سے آزادی کے بعد نقل مکانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شہروں میں بنیادی ڈھانچے، تعلیم، صحت، صفائی و ستھرائی رہائش اور سہولیات بہتر ہیں۔ تفریح اور بہتر معاوضہ ادا کرنے والی نوکریاں، ان سہولیات کو pull عوام کے نام سے جانا جاتا ہے جو لوگوں کو شہروں میں جانے پر مجبور کرنے کے لیے مقناطیس کی طرح کام کرتے ہیں۔

دوسری طرف دیہی علاقوں کے محدود وسائل لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں یا دھکیل دیتے ہیں۔ دیہی علاقوں کے لوگوں کے خاندان اس حد تک بڑے ہیں کہ زمین ان کی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ حد سے زیادہ چرائی اور خشک سالی اس زمین کو غیر پیداواری بنا دیتی ہے۔ جس پر وہ خوراک کے لیے انحصار کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ شہری علاقوں میں اپنی ضروریات پوری کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں، انکے پاس جدید ترین ٹیکنالوجی تک رسائی نہیں ہے اور ہمارا انحصار قدیم آلات اور طریقوں پر ہے جس کی وجہ سے فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار کم ہے۔

دیے گئے ٹیبل میں شہری آبادی میں ہونے والی تبدیلیاں فی صد کے حساب سے دی گئی ہیں۔

سال	آبادی (ملین میں)	شہری (فی صد حصہ)
1981	84.25	28.30
1998	132.35	32.52
2017	207.69	36.44
2023	241.49	38.82

1۔ موسمی ہجرت: پاکستان میں (شمال میں بلند پہاڑ ہیں، سردیوں میں حالات زندگی لوگوں کے لیے وہاں رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے مویشیوں کے ساتھ ان سرد علاقوں میں آس پاس کے نشیبی علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ اس قسم کے موسمی ہجرت کو Transhumance کہا جاتا ہے۔

۲۔ خانہ بدوش: خانہ بدوش لوگ اپنے مویشیوں کے ساتھ خوراک اور پانی کی تلاش میں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ اس قسم کی نقل وحرکت کو خانہ بدوش یا ہزارہ مویشیوں کو کچھی کا نام دیا جاتا ہے۔ جو پنجاب، بلوچستان اور سندھ کے خشک علاقوں جیسے تھل، خاران اور چولستان کے صحراؤں میں عام ہے۔

وہ زیادہ تر بھیڑیں، بکریاں، اونٹ اور گدھے رکھتے ہیں۔ یہ ان کی خوراک اور آمدنی کا ذریعہ ہیں۔ وہ گوشت اور دودھ فروخت کرتے ہیں۔ یہاں گدھے اور اونٹ نقل وحمل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ کٹائی کے موسم کے لیے لوگوں کی نقل مکانی: وہ لوگ جو دیہی علاقوں سے شہری علاقوں میں چھوٹی اور کم تنخواہ والی ملازمتوں کے لیے منتقل ہوئے ہیں وہ فصلوں کی کٹائی، نقل وحمل اور ذخیرہ کرنے میں مدد کے لیے اپنے گاؤں واپس چلے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی ضروریات کے لیے فصلوں کا حصہ بھی لے سکتے ہیں اور اضافی آمدنی بھی کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لوگ کپاس چننے اور گنے کو فیکٹریوں تک پہنچانے میں مدد کرتے ہیں۔

شہر کاری (شہری ہونے کا عمل)

شہر کاری کا مطلب ہے شہری زندگی۔ یہ وہ علاقے ہیں جہاں بڑی آبادی اور آبادی کی کثافت ہے۔ یہ نظام زیادہ تر غیر زرعی یا غیر بنیادی سرگرمیوں پر مبنی ہے۔ لوگوں کا بنیادی پیشہ مختلف ثانوی صنعتوں اور مختلف قسم کے تیسرے درجے کے اداروں میں ہے۔ خدمات، تجارت سمیت صنعتیں، خدمات زیادہ تر معاوضے والی ملازمتیں فراہم کرتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں آبادی کا مجموعہ اور اعلیٰ 'معیار زندگی ہوتا ہے۔

شہر کاری کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل

شہر کاری زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شہروں کی طرف راغب کرتی ہے۔ کیونکہ وہ زندگی کو بہتر معیار فراہم کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مختلف معاشی، سماجی اور سیاسی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مسائل درج ذیل ہیں:

۱۔ رہائش کا فقدان: نقل مکانی کرنے والے لوگ معیاری گھر حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ حالات زندگی میں بہت کمی ہے۔ وہ کچی آبادیوں میں رہتے ہیں۔ جن کا معیار زندگی خراب ہے۔ پینے کے صاف پانی کی کمی، بجلی اور قدرتی گیس کی وجہ سے کئی خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ ماحولیاتی مسائل: بے مثال بڑھتی ہوئی شہری آبادی کو پورا کرنے کے لیے صفائی کی سہولیات کافی نہیں ہیں۔ یہ غیر علاج شدہ گھریلو اور صنعتی فضلہ کی طرف جاتا ہے۔ جو پانی اور زمینی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ صحت کے خطرات کے نتیجے میں (ملیریا، ڈینگی، ٹائیفائیڈ وغیرہ) بڑی تعداد میں گاڑیاں فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ وہ دھواں چھوڑتی ہیں اور کاربن کے اخراج میں اضافہ کرتی ہیں۔ مزید بر آں، اس سے ٹریفک جام پیدا ہوتا ہے اور بہت سے ڈرائیور ٹریفک قوانین پر عمل نہیں کرتے۔ جس کے نتیجے میں اکثر حادثات ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بڑے شہروں کے ارد گرد صنعتی اسٹیٹس بہت گھنے فضائی آلودگی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ لاہور میں شدید اسموگ ہوتی ہے۔

۳۔ وسائل کی کمی: دیہی علاقوں سے ہجرت کرنے والے لوگ زیادہ تر شہری مضافات میں غیر منصوبہ بند مکانات میں آباد ہوتے ہیں۔ تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ اور بجلی کی بنیادی سہولیات کی بہت کمی ہے جو شہری کی اہم زندگی کو بھی متاثر کرتی ہے۔ یہ بے روزگاری کا بھی باعث بنتی ہے۔

۴۔ جرائم کی شرح میں اضافہ: جرائم کی شرح میں اضافہ بے روزگاری کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں کے لوگوں کے طرز زندگی اور ثقافت کی بنیاد پر ان کے باہمی اختلاط کی وجہ سے بڑھتا ہے۔ شہری اور دیہی علاقوں کے رہائشیوں کے درمیان واضح اقتصادی فرق ان لوگوں میں عظیم اقتصادی فرق کا باعث بنتا ہے۔

شہر کاری کے مسائل کا حل

بہتر سڑکیں اور ہیڈ پل اور ترقی یافتہ ٹرانسپورٹ کے نظام کی ضرورت ہے۔ علاقوں کے درمیان فاصلے کو کم کرنے کے لیے انڈر پاس، میٹرو بس سروس اور بج اور گرین لائن اور شہری مراکز کے لیے ریڈ بس ٹرانسپورٹ سسٹم پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لیے موجود ہیں۔ تاہم بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ان سہولیات کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ٹرانسپورٹ کا نظام سستا اور ٹریفک جام کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

بجلی گیس اور پانی کے تحفظ کو محسوس کرنے کے لیے آگاہی دی جانی چاہیے۔ ان وسائل کی پائیداری اور اہمیت کو برقرار رکھنے کے لیے:

دیہی: شہری نقل مکانی کو معیاری تعلیم، بجلی، پینے کا صاف پانی فراہم کرکے کنٹرول کیا جانا چاہیے اور لوگوں کو دیہی علاقوں میں چھوٹے پیمانے پر مزید صنعتیں تیار کرنے کی ترغیب دینا چاہیے۔

مختلف آمدنی والے گروپوں کے لوگوں کے لیے بہتر سہولیات کے ساتھ نجی اور سرکاری شعبے کی جانب سے مزید ہاؤسنگ اسکیموں کی منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے۔ حکومت کو عوامی ضروریات کے تحت ہاؤسنگ اسکیمیں بھی متعارف کرانی چاہئیں۔

آب و ہوا، ٹپوگرافی اور زراعت کے مطابق آبادی کی تقسیم

پاکستان کے شمال میں بلند پہاڑ ہیں۔ ان علاقوں میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے رہتا ہے۔ سال کے بیشتر حصے میں برف باری ہوتی ہے اور بار بار لینڈ سلائیڈز ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے آبادی کم ہوتی ہے۔ اس طرح کے علاقوں کی مثالیں قراقرم، ہمالیہ اور ہندوکش پہاڑوں کے ساتھ ساتھ ان کی بیشتر وادیاں

ہیں۔لوگ ترقیاتی کام نہ ہونے کی وجہ سے گرم علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ کے پی کے، بلوچستان، کوہاٹ، بنوں، وزیرستان میں بھی ناہموار علاقے کم بارش، ناقص ٹرانسپورٹ روابط اور صنعتی ترقی کی کمی کی وجہ سے آبادی کی کثافت کم ہے۔

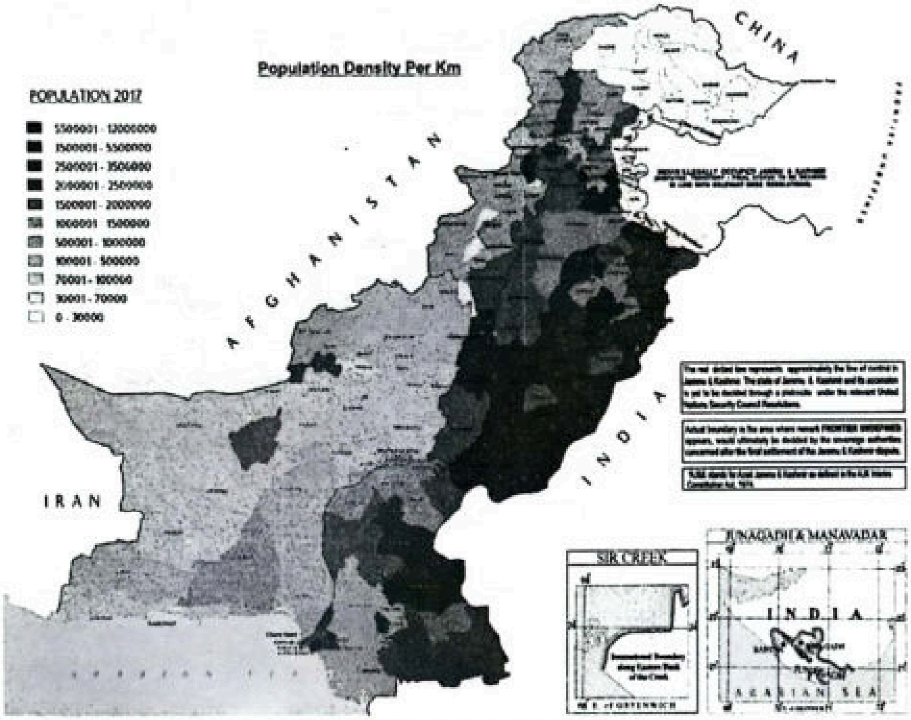

Population Density Map

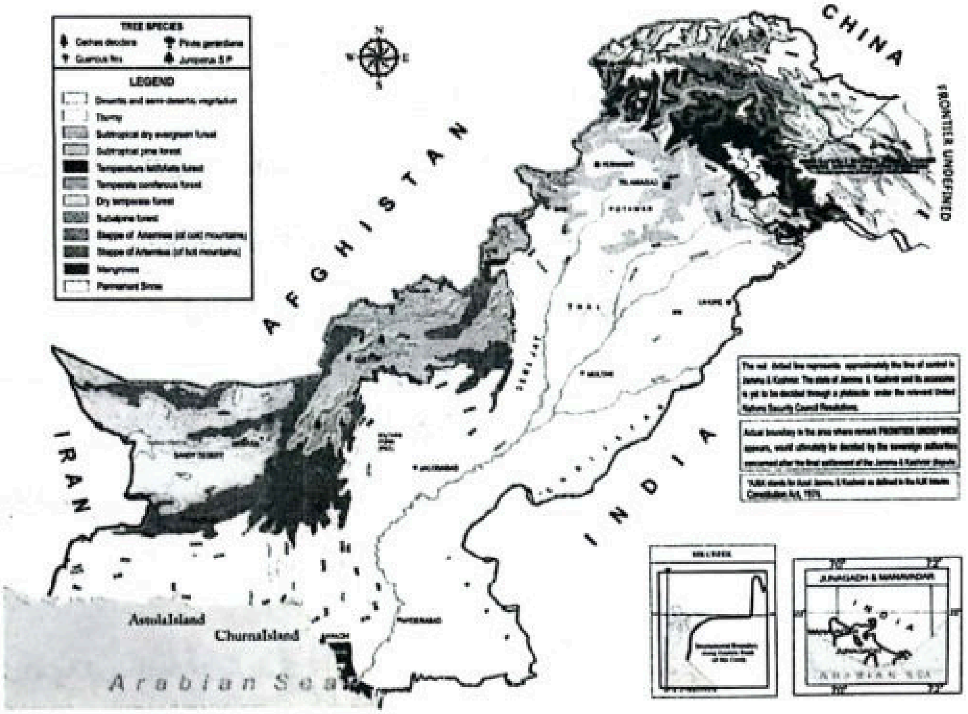

Relief map

اس کے برعکس پنجاب اور سندھ کے صوبوں میں ہموار اور زرخیز زمین کی وجہ سے آبادی کی کثافت کم ہے۔ زرخیز زمین، معتدل بارش، دریائے سندھ اور اس کے معاون ندیوں، جھیلوں اور نہروں سے قابل اعتماد پانی، انسانی وسائل نے شہروں کی شہر کاری اور توسیع میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کراچی (سندھ) آبادی کی کثافت 1500 افراد / مربع کلومیٹر (پنجاب) کے ساتھ ہے۔ شہروں میں بہتر نقل و حمل بجلی کے وسائل، ہاؤسنگ اسکیمیں، تعلیم، صحت اور تفریحی سہولیات شامل ہیں۔ ان تمام فطری اور انسانی عوامل نے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو بہتر معاوضہ دینے والی ملازمتوں کی تلاش میں ان بڑے شہروں کی طرف راغب کیا گیا ہے۔

اوپر دیئے گئے نقشہ جات سے ملک کی طبعی خصوصیات کا ملکی کثافت پر اثرانداز ہونے کے حوالے سے تقابلی جائزہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔

آبادی کی تقسیم اور طبعی، اقتصادی، سماجی اور سیاسی عوامل

طبعی اور اقتصادی عوامل

ملک کی ریلیف خصوصیات کا آبادی کی تقسیم پر بہت اثر ہے۔ مخصوص علاقوں کے قدرتی وسائل کے مطابق، حکومت اور این جی اوز نے مختلف پراجیکٹ قائم کیے جو مختلف ملازمتوں کی فراہمی کے ذریعے اپنے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، شمالی پہاڑوں میں سیاحت کی صنعت زیادہ ترغیر ملکی اور ملکی حوصلہ افزائی کے لیے تیار کی گئی ہیں۔

سیاح ان علاقوں کو ان کی قدرتی خوبصورتی اور موسم کی کشش کے لیے دیکھیں گے۔ بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو حکومت اور نجی شعبے کی طرف سے اچھے معیار کی سڑکوں، رہائش کی سہولیات اور ٹرانسپورٹ کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ مزید برآں، مقامی لوگوں کو ٹورسٹ گائیڈز اور دیگر خدمات کے طور پر ملازمتیں بھی ملتی ہیں۔ حکومت کا محکمہ سیاحت اس علاقے کو منظم کرنے کا ذمہ دار ہے۔

سیاحوں کی ضروریات، دستکاری اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں مختلف قسم کی مقامی دستکاری فراہم کرتی ہیں جن کی مانگ بہت زیادہ ہوتی ہے اور لوگوں کی کمائی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ ان علاقوں میں نقل مکانی کی وجہ بنیادی سہولیات میں کمی پیدا ہو رہی ہے۔

بلوچستان میں گوادر کی بندرگاہ پاکستان کی تیسری بڑی بین الاقوامی بندرگارہ بن گئی ہے اور مختلف قسم کی ملازمتوں کے لیے بڑی تعداد میں لوگوں کو علاقے کی طرف راغب کر رہی ہے۔ بلوچستان سطح مرتفع بھی زرخیز ہے۔ سونا، تانبا، کوئلہ اور دیگر معدنیات کی اقسام، سندک، سونے اور تانبے کا منصوبہ بھی بڑی تعداد میں لوگوں کو بلوچستان کے شمال مغرب کی طرف راغب کر رہا ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ بلوچستان کی آبادی بہتر معاشی معیار کے ساتھ مستقبل میں زیادہ رفتار سے بڑھ سکتی ہے۔

سندھ میں تھر کول پروجیکٹ کو ملک میں تھرمل پاور بڑھانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ مقامی لوگوں کے لیے مختلف قسم کی ملازمتوں کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ جس کی بہتر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ جیسے علاقے میں بنیادی ڈھانچے اور رہائش:۔

اسی طرح لوگوں کی ضروریات کے مطابق ملک میں مختلف منصوبوں کی ترقی کے لیے جسمانی سہولیات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سے ملک کی تقسیم اور کثافت کے مسائل خود بخود حل ہونگے اور معاشی ترقی میں بہتری آئے گی اور مستقبل کے وسائل زیادہ پائیدار رہوں گے۔

سماجی عوامل: معاشی ترقی کی وجہ سے عوام کی سماجی ضروریات بھی بڑھیں گی۔ انہیں بہتر تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، پینے کے صاف پانی، بہتر رہائش اور تفریحی مواقع، معاشی ترقی اور بہتر معیارِ زندگی کے عوامل میسر آئیں گے۔

سیاسی عوامل: ایک مستحکم حکومت لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ملک کے مستقبل کی پیشرفت فراہم کرنے کے لیے منصوبہ بندی اور سلامتی کو نافذ کرتا ہے۔ مختلف ترقیاتی پراجیکٹ وقت پر مکمل ہوں گے جس سے لوگوں کے مسائل میں بہتری آئے گی۔

مستحکم آبادی میں اضافہ: مستحکم آبادی کا مطلب ہے کسی ملک کی آبادی کا حجم جسے ہر وقت اسکے معاشی وسائل سے آسانی سے سہارا دیا جا سکتا ہے۔ یہ وسائل اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب وسائل میں ترقی آبادی میں اضافے کے متناسب ہو۔ پاکستان کی آبادی اس کی اقتصادی ترقیاتی ترقی کے مقابلے میں زیادہ شرح سے بڑھ رہی ہے۔ بہت سے ترقیاتی منصوبے اس کی آبادی کے طلب کو پورا نہیں کر رہے ہیں۔ خوراک کے وسائل، زمین، توانائی کے ذخائر، نظام آمد و رفت، تعلیم اور حفظان صحت کے منصوبوں پر بوجھ پیدا ہوتا ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی زیادہ تر آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے جو کھیتی باڑی کے شعبے سے منسلک ہے مگر وہ بڑھتی ہوئی ملکی ضروریات کو پورا نہیں کر پا رہی ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے حکومت کو کسانوں کی زراعتی میکانائزیشن یا نقد فصل کاشت کاری کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ فی ایکڑ فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ زراعت کے تحت مزید علاقوں کی کاشت کے لیے پانی کا قابل اعتماد ذریعہ فراہم کرنے کے لیے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانا چاہیے۔

حکومت کو لازمی اور مفت پرائمری تعلیم متعارف کروا کر خواندگی کا تناسب بھی بڑھانا چاہیے۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق زیادہ تکنیکی اور مہارت پر مبنی ادارے معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے قائم کیے جا سکتے ہیں۔ ثانوی اور تیسرے درجے کی سرگرمیوں کے تناسب کو بڑھانے کے لیے ملک کو زیادہ ہنر مند لیبر فورس کی ضرورت ہے۔ حکومت کو مزید بین الاقوامی منڈیوں کو تلاش کر کے لوگوں کو برآمدات بڑھانے کی ترغیب دینی چاہیے۔ پوری دنیا میں آبادی بڑھ رہی ہے اور اس بڑھتی ہوئی آبادی کی طلب کو پورا کرنے کے لیے بہت سے ترقی یافتہ ممالک نے اشیاء کی بڑے پیمانے پر پیداوار شروع کر دی ہے۔ پاکستان کو اپنی معیشت کو بہتر بنانے اور خود کفیل بننے کے لیے اسکی پیروی کرنی چاہیے۔ ملک کی آبادی میں اضافہ اس کی ترقی کے لیے ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ حکومت کو غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے لیے مزید تعاون کریں۔ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بیش بہا انسانی اور قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ اگر معاشی اور معاشرتی مسائل کا مناسب حل تلاش کر لیا جائے تو قوم اپنی بہت سی مشکلات اور مسائل پر قابو پا سکتی ہے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے چار کثیر الانتخابی جوابات دیئے گئے ہیں، ان میں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ پاکستان کی 2017 کی مردم شماری کے مطابق، پاکستان کی آبادی کی کثافت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) 287.93 افراد / فی مربع کلومیٹر (ب) 250.5 افراد / فی مربع کلومیٹر

(ج) 260.88 افراد / فی کلومیٹر (د) 270.4 افراد / فی کلومیٹر

۲۔ پاکستان کی 217 کی مردم شماری کے مطابق، پاکستان کی شہری آبادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھی۔

(الف) 84.69 ملین (ب) 75.67 ملین (ج) 64.4 ملین (د) 90.00 ملین

۳۔ قراقرم کے پہاڑ پاکستان کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں واقع ہیں۔

(الف) مغرب (ب) مشرق (ج) جنوب (د) شمال

۴۔ بلوچستان پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صوبہ ہے۔

(الف) کم آبادی والا (ب) گنجان آبادی والا (ج) متوازن آبادی والا (د) غیر متوازن آبادی والا

۵۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صوبہ پنجاب کا دارلخلافہ ہے۔

(الف) کراچی (ب) پشاور (ج) کوئٹہ (د) لاہور

۶۔ موسمی ہجرت سے مراد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لوگوں کی ہجرت ہے۔

(الف) جنوب کے پہاڑوں میں (ب) صحرائی علاقوں میں (ج) سندھ کے میدان میں (د) ساحلی علاقوں میں

۷۔ بہت سے کسان دیہاتی علاقوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی زراعت کرتے ہیں۔

(الف) تجارتی (ب) روزی کے لیے (ج) نقد فصلوں کی (د) مرغبانی

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں آبادی کی کثافت کے فرق کی وجوہات کا جائزہ لیں۔

۲۔ دھکیلنے اور کھینچے والے عوامل دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی میں کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں؟

۳۔ موسمیاتی ہجرت کس طرح اہم ہے؟ جائزہ لیں۔

۴۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کے مختلف اسباب بیان کریں۔

۵۔ ملکی معیشت، دیہات سے شہروں کی طرف ہجرت کس طرح نقصان دہ ثابت ہوتی ہے؟ جائزہ لیں۔

۶۔ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی روکنے کے لیے تجاویز پیش کریں۔

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب کو جاننے کے لیے آبادی اہرام کو تفصیل سے بیان کریں۔

۲۔ آبادی میں اضافے کے مختلف مراحل کے لیے آبادیاتی ماڈل کی اہمیت کا جائزہ لیں۔

۳۔ پاکستان میں پائیدار آبادی کے امکانات کا جائزہ لیں۔

۴۔ وضاحت کریں کہ پاکستان کے لیے شہرکاری کیوں اہم ہے؟

جماعتی پیشکش

کلاس کو بحث کے لیے دو گروپس میں تقسیم کریں۔

۱۔ ایک گروپ دیہات سے شہروں کی طرف کی جانے والی ہجرت سے متعلق بات کرے جبکہ دوسرا موسمیاتی ہجرت کو زیر بحث لائے۔
بہتر تفہیم کے لیے دونوں کے درمیان ایک قائل کر دینے والی بحث ہو سکتی ہے۔

۲۔ کلاس کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیں۔
کسی ملک کی آبادی کے مطالعہ اور تجزیہ کے لیے آبادی کے اہرام اور آبادیاتی منتقلی کی ترقی کے منصوبوں کے لیے کریں۔
پوری کلاس کی بہتر تفہیم اور شمولیت کے لیے اس موضوع پر پھر ایک بار بحث ہو سکتی ہے۔

استاد کی مدد سے، اس باب میں شامل وہ الفاظ کو آپ کو مشکل لگتے ہیں ان کی فہرست بنائیں اور معنی لکھیں۔